مکاتیب ڈاکٹر سید عبداللہ

سکندر حیات میکن

ABSTRACT:

A letter claims a position of a significant document. This article introduces Dr. Abdullah's fourteen unpublished letters, for the first time ever. These letters addressed to re-knowned researcher and established critic of Iqbal, Prof. Dr. Rafi-ud-Din Hashmi. These letters are a discourse between two scholars that circumfuses academic and literary discussions. At the end, the article comprises of explanatory notes regarding those fourteen letters. It would make the discernment and connotations of these letters easily comprehendable. Previously, these letters were remotely away from the very sight of literary circles. These letters would hold the pedestal of an impactful, substantial and historic allusion after the publication of this article.

Key Words:

Syed Abdullah, Rafi ud Din Hashmi, Urdu Letters,

اُردو میں مکتوب نگاری کا سفر ڈیڑھ صدی سے جاری ہے۔ دیگر اصناف ادب سے خطوط کا معاملہ قدر مختلف ہے کیوں کہ خطوط نجی زندگی کا آئینہ ہوتے ہیں۔ مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصی و ادبی زندگی کے بعض اہم پہلو خطوط کے ذریعے نمایاں ہوتے ہیں۔ خط کو اُردو ادب میں اہم ماخذ کا درجہ بھی دیا گیا ہے۔ مشاہیرِ ادب کے خطوط ہمیشہ سے اہل علم کے لیے قیمتی اور اہم معلومات کا ذریعہ رہے ہیں۔ نامور علمی و ادبی شخصیات نے مختلف مواقع پر بکثرت خطوط لکھے ہیں۔ مشاہیرِ ادب کے مکاتیب کی اشاعت علم و ادب کی ترویج و ترقی کا سبب بنتی ہے۔ بعض خطوط کی مثال ادبی جواہر پاروں کی مانند ہوتی ہے جن کی اشاعت ایک ضروری عمل ہے۔ بالخصوص نامور ادبی

شخصیات کے غیر مطبوعہ مکاتیب کو قارئین کی نذر کرنا اہم ادبی خدمت کے مترادف ہے۔۔

زیرِ نظر مقالے میں ڈاکٹر سید عبداللہ کے ان علمی و ادبی خطوط کو منظرِ عام پر لانے کی کوشش کی گئی ہے جو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے نام رقم کیے گئے۔ دونوں شخصیات نے برِعظیم پاک و ہند کے نامور علما و ادبا کے ساتھ مکاتبت کا سلسلہ جوڑے رکھا۔ دونوں کے خطوط مختلف مجموعوں کی صورت میں شائع بھی ہو چکے ہیں۔

(۱)

ڈاکٹر سید عبداللہ (۵ اپریل ۱۹۰۴ء۔۱۴/اگست ۱۹۸۶ء) کی شخصیت اورعلمی و ادبی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اُردو ادب کی ترویج و ترقی کے لیے ان کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کی عہد ساز شخصیت متنوع جہات کی مالک تھی۔ وہ ماہرِ تعلیم، محقق، اقبال شناس، نقاد اور دانش ور کی حیثیت سے اپنی شناخت رکھتے ہیں۔ ان کی زندگی تصنیف و تالیف اور تعلیم و تدریس میں گزری۔ انھوں نے تدریس کا آغاز پنجاب یونی ورسٹی میں، جونیر لیکچرار فارسی، اورینٹل کالج لاہور کی حیثیت سے ۱۹۳۸ء میں کیا۔ بعد ازاں لیکچرار اُردو رہے۔ پھر صدرِ شعبۂ اُردو، اورینٹل کالج، لاہور کے عہدے پر بھی فائز رہے۔ شعبۂ عربی میں بھی صدرِ شعبہ کی خدمات انجام دیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ نے ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۵ء تک اورینٹل کالج لاہور کے پرنسپل کی ذمہ داریاں ادا کیں۔ کالج سے سبک دوشی کے بعد، صدر اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ پنجاب یونی ورسٹی، لاہور مقرر ہوئے۔ یوں ڈاکٹر سید عبداللہ کی تمام عمر درس و تدریس، تحقیق و تنقید اور تدوین و تالیفِ کتب میں صرف ہوئی۔ ان کی اہم تصانیف و تالیف مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اقبال اور قومیت (س ن)،۲۔ مقاماتِ اقبال (۱۹۵۹ء)،۳۔ طیفِ اقبال (۱۹۶۴ء)،۴۔ کیا اقبال اشتراکی تھے؟(س ن)،۵۔ سہلِ اقبال (۱۹۶۹ء)،۶۔مسائلِ اقبال (۱۹۷۴ء)،۷۔مقاصدِ اقبال(۱۹۸۱ء) ۸۔متعلقاتِ خطباتِ اقبال(۱۹۷۷ء)،۹۔مباحث(۱۹۶۵ء)،۱۰۔بحث و نظر (۱۹۶۸ء)، ۱۱۔اشاراتِ تنقید (۱۹۶۶ء)،۱۲۔اطرافِ غالب (۱۹۶۸ء)،۱۳۔شعرائے اُردو کے تذکرے اور تذکرہ نگاری کا فن (۱۹۵۲ء)،۱۴۔نقد میر(۱۹۵۸ء)،۱۵۔ولی سے اقبال تک (۱۹۵۸ء)،۱۶۔سر سید احمد خان اور ان کے رفقا کی نثر کا فکری اور فنی جائزہ (۱۹۶۰ء)، ۱۷۔وجہی سے عبد الحق تک (۱۹۷۷ء)،۱۸۔پاکستان میں اُردو کا مسئلہ (۱۹۷۶ء)

(۲)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (پ:۹ فروری ۱۹۴۰ء) کثیر الجہت شخصیت کے مالک ہیں۔ نامور محقق، نقاد اور چوٹی کے اقبال شناس ہیں۔ اقبالیاتی تحقیق میں سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ لیکچرر اُردو کی حیثیت سے پنجاب کے مختلف کالجوں میں اُردو کی تدریس و تعلیم سے وابستہ رہے۔ بعد ازاں اورینٹل کالج، لاہور میں لیکچرر اُردو منتخب ہوئے (۹ ستمبر ۱۹۸۲ء)۔ صدرِ شعبہ اُردو، اورینٹل کالج لاہور بھی رہے۔ ۲۰۰۱ء میں یو جی سی میں انھیں ''بیسٹ یونی ورسٹی ٹیچر'' کا ایوارڈ دیا۔ ۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء کو پروفیسر اُردو کی حیثیت سے یونی ورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے ریٹائر ہوئے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے کالجوں اور یونی ورسٹی میں تقریباً ۳۵ برس تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۲۰۱۴ء میں حکومتِ

پاکستان کی طرف سے ''تمغۂ امتیاز'' بھی مل چکا ہے۔ متعدد ممالک (بھارت۔ جاپان۔ ترکی۔ سعودی عرب۔ برطانیہ۔ بیلجیم۔ فرانس۔ ہالینڈ۔ ہسپانیہ۔ ایران) کے سفر کر چکے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی ۴۸ تصانیف و تالیف شائع ہو چکی ہیں۔

اقبالیاتی ادب ان کا تخصیصی میدان ہے۔ پندرہ بین الاقوامی اقبال کانفرنسوں میں شرکت کی۔ تقریباً ۵۰ تحقیقی مقالات، اقبالیات اور دیگر موضوعات پر ان کی نگرانی میں مکمل ہو چکے ہیں۔ ان کی اہم تصانیف میں، اقبال کی طویل نظمیں (۱۹۷۴ء)، اصنافِ ادب (۱۹۷۶ء)، کتابیاتِ اقبال (۱۹۷۷ء)، تصانیفِ اقبال کا تحقیقی وتوضیحی مطالعہ (۱۹۸۲ء)، اقبالیاتی جائزے (۱۹۹۰ء)، تحقیق اقبالیات کے مآخذ (۱۹۹۲ء)، خطباتِ رسولﷺ'' (۱۹۹۹ء)، تفہیم وتجزیہ (۱۹۹۹ء)، جامعات میں اُردو تحقیق (۲۰۰۸ء)، علامہ اقبال شخصیت اور فن (۲۰۰۸ء) اور علامہ اقبال، ایک تعارف شامل ہیں۔

(۳)

ڈاکٹر سید عبداللہ اور ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے متعدد خطوط شائع ہو چکے ہیں۔ دونوں شخصیات کی ادبی وعلمی خدمات قابلِ قدر ہیں۔ دونوں کا ایک اہم موضوع اقبالیات ہے۔ اسی طرح تحقیق وتدوین سے دونوں کو دلچسپی رہی۔ دونوں کی مکتوب نگاری اُردو مکتوب نگاری کی روایت کا حصہ ہے۔ دونوں شخصیات کے خطوط اقبالیات اور ادب کے دیگر شعبوں میں معاون اور مفید لوازمے کا درجہ رکھتے ہیں۔ دونوں شخصیات کثیر المراسلت ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے خطوط کی روایت میں اضافہ کیا ہے۔ ان کے نام مشفق خواجہ، ڈاکٹر مختارالدین احمد، ڈاکٹر گیان چند اور نامور اقبال شناسوں کے خطوط ''اقبالیاتی مکاتیب'' کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر سید عبداللہ کی کثیر المراسلت کا اندازہ اس اَمر سے کیا جا سکتا ہے کہ انھوں نے زندگی کا آخری کام بھی یہی کیا تھا۔ ڈاکٹر روبینہ شاہین کے بقول:

> ''۹ مارچ ۱۹۸۶ء کو شعبۂ اُردو دائرہ معارفِ اسلامیہ میں اپنے دفتر میں اور اپنے ایک عزیز شاگرد اور قریبی دوست غلام حسین ذوالفقار کو خط لکھ رہے تھے کہ ان پر فالج کا حملہ ہوا۔ انھیں میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا۔ کئی روز تک سخت نگہداشت میں رکھے گئے۔ آخر آزادی کے دن ۱۴ راگست ۱۹۸۶ء کو یہ نامور استاد، ادیب، صحافی، عالم اور محسنِ اُردو اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے''۔[۱]

زیرِ نظر مقالے میں ڈاکٹر سید عبداللہ کے پندرہ خطوط قارئین کی نذر کیے جا رہے ہیں۔ یہ خطوط علمی و ادبی مباحث کے ساتھ ساتھ دو عالموں کے درمیان خوبصورت گفتگو کا مظہر ہیں۔ ان خطوط پر حواشی بھی درج کر دیے گئے ہیں جو خطوط کی تفہیم کو آسان بنا دیں گے۔ یہ خطوط وقت کے گرد میں گم ہونے سے بچ گئے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ علمی و ادبی شخصیات کے لیے اہمیت کا باعث بنیں گے۔

☆☆☆

(۱)

فون:۲۵۷۳۰

مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی

(لاہور)

۱۷۔نیو سکیم سٹریٹ، ملتان روڈ۔لاہور(مئی ۱۹۶۵ء)

عزیز من۔ آپ کا اخلاص نامہ ملا۔۲ میں اس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں کالج سے چلا آیا ہوں لیکن سلسلۂ درس و تدریس جاری رکھنے کا ارادہ ہے۔۳ عثمان غنی صاحب نے کسی اخبار میں میرے متعلق لکھا تھا۔ میں نے نہیں پڑھا۔ یونی ورسٹی نے خوب قدر کی، اپنے دیرینہ خادم کی۔۴ لیکن خدا کا شکر ہے۔

آپ کی خیریت کا طالب

سید عبداللہ

☆☆☆

(۲)

انجمنِ ترقی اُردو، لاہور

ناظم اعلیٰ:
ڈاکٹر سید عبداللہ
حوالہ نمبر.........................

۱۷۔نیو سکیم سٹریٹ، اُردو نگر
ملتان روڈ، لاہور
مؤرخہ:۷۴/۹/۴

محترم ڈاکٹر ہاشمی صاحب۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف۔ آپ کا کرم نامہ ملا۔ ممنون ہوں۔

مجھے مصادر کے سلسلے میں آپ کی حوصلہ افزائی سے بڑی تقویت ہوئی۔ کام طویل، صبر آزما اور حوصلہ طلب ہے، ابھی اس کے عنوانات طے ہو رہے ہیں۔ ایک دولفظوں کا نمونہ بھی تیار ہو رہا ہے۔ اس کے مکمل ہو جانے پر ایک مجلّہ مشاورت کا انعقاد ہوگا جس میں اس کے مزید اصول طے ہوں گے، آپ کا نام فہرست معاونین میں شامل کر لیا گیا۔ ہر مناسب وقت پر آپ سے تعاون کی درخواست کی جائے گی۔۵

افکار میں جو سلسلہ جاری ہے رسالے کی گنجائش کے مطابق بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ ہے۔۶ یہ جناب صہبا لکھنوی کی عنایتِ خاص ہے کہ انھوں نے افکار کو گرانبار کیا۔ ورنہ ان حالات و واقعات میں کیا رکھا ہے۔

ع خام بُدم پختہ شدم سوختم

اپنی سوانح عمری لکھنے اور لکھوانے کا کوئی ارادہ نہ تھا کیوں کہ ''عمری'' ہونے کے باوجود اس میں سوانح کی کمی ہے۔

یوں ہر زندگی میں سانحات تو موجود ہوتے ہی ہیں لیکن قوم، ملک، ملت، انسانیت کے لیے اُن میں کوئی بات نہیں ہوتی۔ اب یہ سلسلہ ایک دو قسطوں کے بعد ختم ہوا چاہتا ہے۔۷

نیاز مند

سید عبداللہ

☆☆☆

(۳)

انجمنِ ترقی اُردو، لاہور

ناظم اعلیٰ: ۱۷۔ نیو سکیم سٹریٹ، اُردو نگر

ڈاکٹر سید عبداللہ ملتان روڈ، لاہور

حوالہ نمبر........................ مؤرخہ: ۶/۵/۷۵

مُحبّ عزیز و محترم۔ السلامُ علیکم۔ مزاج شریف۔

آپ کی کتاب اقبال اپنی طویل نظموں میں۸ مل گئی ہے میں آپ کے اس قیمتی تحفے کو حاصل کر کے بہت خوش ہوا ہوں اور اب شکریے کے یہ الفاظ لکھ رہا ہوں تا کہ آپ میرے جذباتِ تشکر سے آگاہ ہو سکیں۔

امید ہے آپ بوجوہ خیریت سے ہوں گے۔

دیگر۔ سرگودھا میں قومی زبان کانفرنس آپ صاحبوں کی ہمت و جوانمردی کو پکار رہی ہے۔۹ احباب شہر سے مشورہ کر کے کچھ سلسلہ جوڑیے۔ باقی سلام و دعا

مخلص

سید عبداللہ

☆☆☆

(۴)

فون نمبر: ۵۳۳۵۳/ ۶۵۴۷۹

ڈاکٹر سید عبداللہ
ایم اے، ایم او ایل، ڈی لٹ
پروفیسر ایمریطس
سابق پرنسپل، یونیورسٹی اورینٹل کالج
وحال صدر، اردو دائرہ معارف اسلامیہ
پنجاب یونیورسٹی

ولنر ہال، پنجاب یونیورسٹی
شارع قائد اعظم، لاہور
۱۳۔ستمبر ۱۹۶۷ء

مکرمی ومحترمی۔ السلام وعلیکم

آپ کا خط موصول ہوا۔ شکریہ۔

مرزا نصیر بیگ صاحب نے آپ کی تصنیف خطوطِ اقبال مجھے بھجوا دی تھی۔ [10] اس کے لیے بھی شکر گزار ہوں۔ آپ کے انتخاب بطور اسسٹنٹ پروفیسر کا معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی۔ دعا ہے اللہ تعالی آئندہ بھی آپ کو ترقی وکامیابی سے ہمکنار کرے، آمین۔

میری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیے۔ [11] امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔ والسلام

مخلص

(سید عبداللہ)

بخدمت شرف
جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب
اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ کالج، سرگودھا

گھر کا پتہ: المامن، اردو نگر، ملتان روڈ، لاہور

☆☆☆

(۵)

انجمن ترقی اُردو۔ لاہور

****

جناب پروفیسر رفیع الدین ہاشمی
سرگودھا

مکرم ومحترم۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف

آپ کے علم میں ہے کہ انجمن ترقی اُردو لاہور کے زیر اہتمام ہمدرد فاؤنڈیشن اور پاکستان سائنس فاؤنڈیشن کے تعاون سے ۳ تا ۹ نومبر ۱۹۷۷ء علامہ اقبال اُردو کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس میں درج ذیل عنوان پر مقالہ پڑھیں جس کا طول جتنا بھی ہو کوئی مضائقہ نہیں لیکن اجلاس میں اس کا خلاصہ دس منٹ میں پڑھا جا سکے۔ اصل مفصل مقالہ بعد میں دوسرے مقالات کے ساتھ کتاب کی صورت میں شائع ہو گا۔[۱۲] آپ اسے میری ذاتی تاکیدی التماس کا درجہ دے کر معنون فرمائیں۔ جواب سے جلد سرفراز فرمائیں۔ والسلام

المرقوم ۵ ستمبر ۱۹۷۷ء

نیاز مند
سید عبداللہ

معرفت انجمن ترقی اُردو
(اردو نگر۔ ملتان روڈ، لاہور)

☆☆☆

(۶)

باسمہ تعالیٰ

علامہ اقبال اُردو کانفرنس

(۱۹۷۷ء)

فون: ۴۱۴۸۷۱ پتہ:
۵۴۳۵۴ معرفت مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی
اُردو نگر، ملتان روڈ، لاہور

بتاریخ: ۲۴/۱۰/۷۷ عدد مراسلہ

عزیز مکرم السلام علیکم۔
نوازشنامہ ملا۔ شکریہ

نئے پروگرام کے مطابق آپ صرف لاہور میں مقالہ پڑھیں گے۔
آپ اپنے مجوزہ مقالات میں سے ایک کا انتخاب کر کے مجھے جلد مطلع فرما دیجیے تا کہ وہی عنوان پروگرام میں جمع کر دیا جائے۔ اگر راولپنڈی کا پروگرام بن گیا تو آپ کو مطلع کر دیا جائے گا فی الحال لاہور کے لیے مقالہ لکھیے۔ اطلاع نامہ نمبر۲ اور دیگر کاغذات عنقریب آپ کو مل جائیں گے۔ والسلام

احباب سرگودھا کو بھی متوجہ کیجیے۔ انور سدید صاحب[۱۳] کے مقالے کا عنوان موصول نہیں ہوا۔ ذرا مستعدی کریں۔ آغا صاحب[۱۴] مکرم کے خط موصول ہوتے رہتے ہیں مگر آخری خط کا جواب نہیں ملا۔ متوجہ کریں۔

نیاز مند مخلص
سید عبداللہ

بخدمت شریف
جناب پروفیسر محمد رفیع الدین ہاشمی صاحب

☆☆☆

(۷)

باسمہ تعالیٰ

علامہ اقبال اردو کانفرنس

(۱۹۷۷ء)

بخدمت جناب پروفیسر رفیع الدین ہاشمی صاحب، گورنمنٹ کالج۔ سرگودھا

موضوع: عام مباحث

فون نمبر: ۷۱۴۸۷۱/۵۳۳۵۳

پتہ:

معرفت مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی

اردو نگر، ملتان روڈ، لاہور

بتاریخ:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عدد مراسلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جناب من۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف

یہ عریضہ آپ کی اطلاع کے لیے لکھا جا رہا ہے کہ آپ کا اسم گرامی اب پروگرام کی زینت بن چکا ہے آپ کی صدارت/آپ کے مقالے کا اندراج۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نومبر کی نشست۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔(وقت) میں کر دیا گیا ہے۔

ازراہ کرم آپ مطلع ہو کر ضروری تیاری کر لیں۔ مفصل پروگرام موقعے پر ملے گا۔ دیگر معلومات کے لیے اطلاع نامہ نمبر ۲ الگ شائع کیا جا رہا ہے۔ لاہور میں اپنے آمد کے وقت وغیرہ سے بھی آگاہ فرمائیں۔ یہ بھی لکھیں کہ آپ لاہور میں کہاں ٹھہریں گے۔ سیالکوٹ اور اسلام آباد وغیرہ کے سلسلے میں الگ اعلامیہ جاری ہوگا۔

نیاز مند

(ڈاکٹر) سید عبداللہ

ناظم انجمن ترقی اردو

اگر پروگرام میں ردّو بدل کا امکان ہوا تو آپ کو ہمارے ساتھ راولپنڈی بھی جانا ہوگا۔[۱۵] جس کا خرچ ہم برداشت کریں گے۔

☆☆☆

(۸)

انجمن ترقی اُردو لاہور

(اردو نگر، ملتان روڈ لاہور)

[۱۴، نومبر ۱۹۷۷ء]

محترم و مکرم۔ السلام علکیم۔ مزاج شریف

علامہ اقبال اردو کانفرنس کے سلسلے میں آپ نے جو کرم فرمایا اس کا شکریہ لفظوں میں ادا نہیں ہوسکتا۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس عظیم الشان کانفرنس کی شاندار کامیابی آپ کے تعاون اور آپ کے خلوص کے باعث ممکن ہوئی۔ والسلام۔

سراپا ممنون احسان
(ڈاکٹر) سید عبداللہ
ناظم کانفرنس

☆☆☆

(۹)

فون: ۴۱۴۸۷۱

مغربی پاکستان اُردو اکیڈمی، لاہور

ڈائریکٹر: ڈاکٹر رضی الدین صدیقی	۱۷۔اردو نگر، ملتان روڈ، لاہور
جنزل سیکرٹری: ڈاکٹر سید عبداللہ	حوالہ نمبر: ۷۷/۱۶۴
خازن: پروفیسر مقبول بیگ بدخشانی	بتاریخ: ۲۲۔دسمبر ۱۹۷۷ء

مکرمی و محترمی۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف

فیصلہ کیا گیا ہے کہ علامہ اقبال اردو کانفرنس منعقدہ ۲ نومبر تا ۹ نومبر ۱۹۷۷ء میں جو مقالات پڑھے گئے انھیں کتابی شکل میں چھپوا کر شائع کیا جائے۔ اس فیصلے کی رو سے آپ کا بھی وہ مقالہ مطلوب ہے جو آپ نے کانفرنس میں پڑھا تھا۔ ازراہ کرم اس کی ایک نقل بھجوا کر ممنون فرمایئے۔ بڑی عنایت ہوگی۔ ۱۶ مقالات کی ترتیب و تدوین کا کام شروع ہو چکا ہے۔ اطلاعاً عرض ہے۔ والسلام

نیاز مند

(سید عبداللہ)

بخدمت شریف

جناب پروفیسر رفیع الدین ہاشمی صاحب

گورنمنٹ کالج سرگودھا

☆☆☆

(۱۰)

فون نمبر: ۶۵۴۷۹/۵۳۳۵۳

ڈاکٹر سید عبداللہ

ایم اے، ایم او ایل، ڈی لٹ — وولنر ہال، پنجاب یونیورسٹی

پروفیسر ایمریطس

سابق پرنسپل، یونیورسٹی اورینٹل کالج — شارع قائداعظم، لاہور

وحال صدر، اردو دائرہ معارف اسلامیہ — ۲۷۔ مارچ ۱۹۷۸ء

عزیزم محترم السلام علیکم۔ مزاج شریف

آپ کا عنایت نامہ مجھے ملا شکر گزار ہوں میرے پاس پی ایچ ڈی کی ڈگری کے لیے لکھے گئے مقالات کی کوئی فہرست موجود نہیں۔ البتہ یہ میں بتا سکتا ہوں کہ وہ اورینٹل کالج میگزین کی سالانہ رپورٹوں میں سالانہ روداد یں اس موضوع پر بھی چھپتی رہی ہیں۔ آپ اس میگزین کے اوراق پر نظر ڈالیے ممکن ہے کوئی مفید مواد آپ کو مل جائے۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔[۱۷]

آخر میں آپ صاحبوں سے ایک شکایت ہے وہ یہ ہے کہ سرگودھا کے احباب نے انجمن ترقی اُردو لاہور کو دستخطی مہم میں کوئی حصہ نہیں لیا جس پر تعجب اور افسوس ہے۔ بھائی صاحب ذرا میدان میں آیئے اور کچھ کام کیجیے۔ سرگودھا اور مضافات سے مجھے کم سے کم دو لاکھ دستخطوں کی توقع ہے اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو میں خود وہاں آ کر بیٹھ جاؤں گا اور مسلسل کئی ہفتوں کی ضیافت کا بوجھ آپ پر ڈالوں گا۔ اس لیے بروقت متنبہ ہو کر دستخطوں کا کام شروع کر دیں۔[۱۸] سب دوستوں کو سلام کہیے گا۔ والسلام۔

مخلص

(سید عبداللہ)

بخدمت شریف:
پروفیسر رفیع الدین ہاشمی صاحب، شعبہ اُردو گورنمنٹ کالج سرگودھا
گھر کا پتہ: المامن، اردو نگر، ملتان روڈ، لاہور

☆☆☆

(۱۱)

فون: ۶۵۴۷۹

انجمنِ ترقی اُردو، لاہور

ناظم اعلیٰ: ۱۷۔ نیو سکیم سٹریٹ، اُردو نگر
ڈاکٹر سید عبداللہ ملتان روڈ، لاہور
حوالہ نمبر 692 مورخہ: ۲ اپریل ۱۹۷۸ء

مکرمی ومحترمی جناب ہاشمی صاحب السلام علیکم
مزاج شریف

آپ کا نوازش نامہ ملا۔ میں نے پچھلے سال خط میں عرض کیا تھا کہ میرے پاس مقالات کی کوئی فہرست یا ریکارڈ موجود نہیں ہے جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں اور بے بس بھی۔

دستخطوں کی مہم کے سلسلے میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ طریقہ کار انتہائی آسان ہے ایک فل سکیپ کاغذ لے کر اس کے اوپر پیشانی پر درج ذیل عبارت اپنے ہاتھ سے لکھ لیں۔

''ہم انگریزی کی بالادستی کے خلاف ہیں''

اور اس کے نیچے پورا نام، پتہ اور دستخط کرواتے جائیں ۔ جب کاغذ مکمل ہو جائے تو اس کے نیچے (نہ کہ پشت پر یا آگے) اسی طرح کے اور کاغذ لگاتے جائیں ۔ یہ دستخط کاغذ کے صرف ایک طرف کروانے ہوں گے۔ چونکہ انجمن ترقی اردو پہلے ہی ایک بے سرمایہ ادارہ ہے اس لیے کوئی تفصیلی پروگرام علیحدہ نہیں چھپوایا گیا۔ میں آپ کی طرف سے دستخطوں کا منتظر رہوں گا والسلام۔

مخلص
سید عبداللہ

بخدمت شریف:
جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب
۲۳۔اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

☆☆☆

(۱۲)

انجمن ترقی اردو لاہور

اردو نگر ملتان روڈ لاہور

===============

بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۷۸ء

جناب من۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے، اس وقت ملکی نظام کے سلسلے میں وفاقی سطح پر چند اہم فیصلے کیے جا رہے ہیں ان میں اردو (ذریعہ تعلیم و دفتر و عدالت اور مضمون) کے مسئلے پر بھی غور ہو رہا ہے۔ چونکہ آج کے دور میں وہی مؤقف تسلیم کیا جاتا ہے جس کے پیچھے رائے عامہ کی قوت موجود ہو اس لیے حکام وقت کو اردو کے سلسلے میں، رائے عامہ سے آگاہ کرنا ضروری ہے اس غرض کے لیے مختلف ذرائع اختیار کیے جا رہے ہیں لیکن ان میں سے بعض کے دیر طلب ہونے کا امکان ہے اس لیے فوری اقدام کے طور پر بذریعہ تار آگاہی و اطلاع کی صورت مناسب خیال کی گئی ہے۔ میں نے بغرض سہولت تار کی عبارت بتا دی ہے لیکن اس کو بہتر اور زیادہ موثر بنانے کے لیے ترمیم و اضافہ ممکن ہے۔ ازراہِ کرم اس عریضے کے پہنچتے ہی یہ تار بھجوا دیجیے۔ اس قربانی کے لیے ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔

اگر آپ خود کسی وجہ سے تار پر اپنے دستخط نہ کرنا چاہیں تو اپنے کسی عزیز، دوست، رشتے دار (مرد و زن) سے بھی جو اس مؤقف سے اتفاق رکھتا ہو دستخط کرا سکتے ہیں یہ درخواست ملک کے ہزاروں بہی خواہان اردو سے فرداً فرداً کی جا رہی ہے اس لیے کوشش یہ ہونی چاہیے کہ تاخیر بالکل نہ ہونے پائے۔ ازراہِ کرم تکلیف کر کے مجھے بھی مطلع فرما دیجیے کہ آپ نے مطلوبہ تار بھجوا دیا ہے اس سے مجھے ریکارڈ رکھنے میں سہولت ہو گی۔

میں موقع کی نزاکت کی خاطر یہ اپیل کرنے پر مجبور ہوا ہوں اس کا باعث متضاد اطلاعات ہیں جو ہمارے دفتر تک پہنچ رہی ہیں۔ بہر حال قبل اس کے پانی سر سے گزر جائے ہمیں اردو کے تحفظ کے لیے بروقت اقدام کرنا چاہیے۔[۱۹] والسلام

نیاز مند

(ڈاکٹر) سید عبداللہ
ناظم انجمن ترقی اردو
لاہور

☆☆☆

(۱۳)

انجمنِ ترقی اُردو، لاہور

ناظم اعلیٰ: ۱۷۔اُردو نگر، ملتان روڈ
ڈاکٹر سید عبداللہ لاہور
حوالہ نمبر: ۵۶۲ مورخہ: ۲۰ جون ۱۹۷۸ء

مکرم ومحترم جناب ہاشمی صاحب السلام علیکم۔

مزاج گرامی

آپ کا کرم نامہ دستخطوں کے سمیت موصول ہوا۔ آپ کی اس استادنوازی اور خدمت اردو کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو اس سلسلے کو ابھی جاری رکھیے۔ کیوں کہ محضر نامہ ان شاء اللہ اکتوبر میں پیش ہو گا۔ جملہ احباب سرگودھا کی خدمت میں سلام۔ دستخط کرنے والے جملہ احباب کا بھی میری طرف سے شکریہ ادا کریں۔ والسلام۔

مخلص
(سید عبداللہ)

بمطالعہ جناب پروفیسر رفیع الدین ہاشمی صاحب
اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ کالج سرگودھا۔

☆☆☆

(۱۴)

فون: ۴۱۴۸۷۱

انجمنِ ترقی اُردو، لاہور

ناظم اعلیٰ: ۱۷۔اُردو نگر، ملتان روڈ

ڈاکٹر سید عبداللہ لاہور

حوالہ نمبر: ۱۰۱۳ مورخہ: ۲۳ستمبر ۱۹۷۸ء

مکرمی جناب ہاشمی صاحب السلام علیکم۔

آپ کا عنایت نامہ ملا۔تعاون اور خلوص کا شکریہ۔

آپ نے سرگودھا میں حکام سے ملنے کی خواہش ظاہر کی ہے۔میرے خیال میں یہ مناسب ہے۔آپ اپنی کارکردگی سے بعد میں مطلع ضرور کیجیے۔مہم کے سلسلے میں جو نشر نامہ پہلے بھیجا گیا تھا، آپ کی آ گاہی اور عمل کے لیے دوبارہ بھیجا جا رہا ہے۔۲۰ اس سلسلے میں کسی جلسے جلوس یا ہجوم کی ضرورت نہیں ہے سارے کام خاموشی سے ہونے چاہئیں۔دو تین دن کے بعد کچھ چٹیں بھی ارسال کروں گا۔وہ عام معمولی شہری دفتروں میں یا عام اہل کاروں میں تقسیم کرنے کے لیے ہیں۔اگر کم ہوں تو آپ خود چھپالیں شکریہ۔

منسلک= نشر نامہ دفتری زبان مہم مخلص

بخدمت شریف (سید عبداللہ)

جناب رفیع الدین ہاشمی صاحب

۳۲۔اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

☆☆☆☆

حواشی:

۱۔ ڈاکٹر روبینہ شاہین، ڈاکٹر سید عبد اللہ: شخصیت اور فن، اسلام آباد: اکادمی ادبیات، ۲۰۰۷ء، ص۱۹

۲۔ مکتوب الیہ، اورینٹل کالج، لاہور میں ایم اے اُردو کی کلاس میں ۱۹۶۵ء میں داخل ہوئے۔سید صاحب اسی ماہ اپریل میں یونی ورسٹی سے مستعفی ہوگئے۔بطور طالب علم سید صاحب سے استفادہ کا موقع نہ رہا۔انھوں نے سید صاحب کو خط لکھا اور محرومی کا ذکر کیا۔سید صاحب نے جواباً یہ خط ارسال کیا۔

۳۔ عثمان غنی صاحب (راہ نما اسلامی جمعیت ِ طلبہ) نے شاید کسی اخباری کالم میں سید صاحب کے مستعفی ہونے پر افسوس

ظاہر کیا تھا۔

۴۔ یونی ورسٹی میں سید صاحب کا استعفا فوراً قبول کرلیا (جس کا سید صاحب کو رنج ہوا) حالانکہ طویل تدریسی خدمات کے پیشِ نظر، یونی ورسٹی کو استعفا واپس لینے پر اصرار کرنا چاہئے تھا۔

۵۔ اُردو دائرۂ معارف اسلامیہ مکمل ہوا، تو سید صاحب نے ایک نئے منصوبے (غالباً دائرۂ معارف اسلام) کا اعلان کردیا۔مکتوب الیہ میں اس منصوبے میں شریک ہونے کی درخواست کی تھی۔

۶۔ ماہ نامہ افکار کراچی کے مدیر صہبا لکھنوی نے نامور شخصیات سے آپ بیتیاں لکھوانے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔سید صاحب کی آپ بیتی بھی قسط وار افکار میں چھپ رہی تھی____ غالباً دسمبر ۱۹۷۴ء میں مکمل ہوگئی۔_____

۷۔ یہ سب سید صاحب کا انکسار تھا ورنہ ان کی قسط وار آپ بیتی سبق آموز واقعات پر مشتمل تھی۔

۸۔ کتاب کا صحیح نام اقبال کی طویل نظمیں پہلا اڈیشن گلوب پبلشرز لاہور نے چھاپا۔اب سنگ میل پبلی کیشنز لاہور سے اس کے متعدد اڈیشن چھپ چکے ہیں۔

۹۔ اس زمانے میں سید صاحب نے اُردو زبان کی ترویج وترقی کے لیے اُردو کانفرنسوں کے انعقاد کا ڈول ڈالا تھا۔مکتوب الیہ (ہاشمی) گورنمنٹ کالج سرگودھا میں اُردو کے استاد تھے۔ سید صاحب ایک کانفرنس سرگودھا میں بھی کرنا چاہتے تھے۔____ مابعد خطوں میں تفصیل آگے آئے گی۔

۱۰۔ خطوط اقبال، مکتبہ خیابان ادب لاہور اور جدید اُردو ٹائپ پریس لاہور کے مالک مرزا نصیر بیگ صاحب نے شائع کی تھی۔

۱۱۔ ہاشمی پبلک سروس کمیشن سے براہِ راست اسسٹنٹ پروفیسر منتخب ہوئے تھے۔

۱۲۔ ہاشمی نے ’’علامہ اقبال اور پاکستان‘‘ کے عنوان سے مقالے کا خلاصہ تیار کیا تھا۔ اس کانفرنس کے مقالات شائع نہیں ہوسکے تھے۔

۱۳۔ انور سدید (۴دسمبر ۱۹۲۸ء۔۲۰مارچ ۲۰۱۶ء)

نامور نقاد اور محقق، ابتدائی تعلیم سرگودھا سے حاصل کی۔ ۱۹۴۸ء میں سول انجینئرنگ، محکمہ آبپاشی میں تعینات ہوئے اور مختلف عہدوں پر کام کیا۔ ۱۹۷۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے پی ایچ۔ڈی کی۔ ان کی اہم ادبی تصانیف: اُردو ادب کی تحریکیں، انشائیہ اُردو ادب میں، اُردو افسانے میں دیہات کی پیش کش، اُردو ادب میں سفر نامہ، اُردو افسانے کی کروٹیں، اُردو ادب کی مختصر تاریخ، غالب کا جہاں اور شام کا سورج، پاکستان میں ادبی رسائل و جرائد کی تاریخ، وغیرہ۔

۱۴۔ وزیر آغا (۱۸مئی ۱۹۲۲ء۔۷ستمبر ۲۰۱۰ء)

نامور تنقید نگار اور اُردو انشائیہ کے بانی ڈاکٹر وزیر آغا سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی، لاہور سے ۱۹۵۶ء میں پی ایچ۔ڈی کی۔ ادبی رسالہ اوراق جاری کیا۔ اُردو تنقید اور اُردو نظم میں خوب نام کمایا۔ ان کی اہم ادبی تصانیف میں: اُردو ادب میں طنز و مزاح، نظم جدید کی کروٹیں، اُردو شاعری کا مزاج، تخلیقی عمل، معنی اور تناظر، انشائیہ کے خدوخال، کلچر کے خدوخال، تنقید اور جدید اُردو تنقید، چہک اٹھی لفظوں کی چھاگل وغیرہ۔

۱۵۔ راولپنڈی جانے کی نوبت پیش نہیں آئی تھی۔

۱۶۔ یہ مقالات شائع نہ ہوسکے تھے۔

۱۷۔ ہاشمی صاحب، ڈاکٹریٹ کے مقالوں کے کوائف جمع کررہے تھے۔ سید صاحب سے بھی تعاون کی درخواست کی تھی۔

۱۸۔ سید صاحب اُردو کو بطور سرکاری دفتری زبان نافذ کرانے کے لیے ایک دستخطی مہم چلا رہے تھے۔ سرگودھا کے احباب سے انھوں نے دستخطوں کی ذمہ داری ہاشمی صاحب کے سپرد کی تھی۔

۱۹۔ ہاشمی صاحب نے حسبِ توفیق چند تاریں بھجوادی تھیں۔

۲۰۔ نثر نامہ اُردو زبان کی ضرورت واہمیت اور اُردو کو دفتری اور سرکاری زبان بنانے کے فوائد پر مشتمل تھا۔